السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل مولوی، قاری اور حافظ حضرات فیشنی حجامت والے۔ یعنی ڈاڑھی کترانے، انگریزی بالوں والے مختلف مساجد میں نماز تراویح پڑھا رہے ہیں اور اہل حدیث کہلانے والے ان کی اقتدا میں تراویح پڑھ رہے۔ کیا ایسے قاریوں، حافظوں اور مولویوں کو امام نماز مقرر کر کے ان کی اقتدا میں نماز یں پڑھنا جائز ہے؟ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے تارک امام مقرر کرنے جائز ہیں؟ بینوا توجروا (مناظر اسلام حافظ عبدالقادر روپڑی مسجد قدس اہل حدیث لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کے جواب سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ڈاڑھی کی شرعی حیثیت پر قدرے روشنی ڈال دی جائے تاکہ بات سمجھنے میں آسانی ہو۔ سو واضح ہونا چاہیے کہ ڈاڑھی امور دین میں سے ایک امر دینی اور شعائر اسلام میں سے ایک اسلامی شعار (امتیازی نشان) اور تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

) ۔قالت قال رسول اللہ ﷺ عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیة۔۔۔۔۔الحدیث (باب خصال الفطرة: ج ا ص ۱۲۹

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دس خصلتیں فطرت میں داخل ہیں: مونچھوں کا ترشوانا اور داڑھی کا بڑھانا مسواک کرنا اور ناک کی کلی کرنا وغیرہ۔''

) ۔عن ابی ہریرة قال رسول اللہ ﷺ خالفوا المجوس لانھم کانوا یقصرون لحاھم ویطولون الشوارب۔ (اخرجہ مسلم ۲

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجامت میں مجوسیوں کی مخالفت کرو وہ داڑھیاں مونڈتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں یعنی تم ڈاڑھی بڑھاؤ مونچھیں کتراؤ۔''

) ۔عن أبي ہریرة، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اہل الشرک یعفون شواربہم ویحفون لحاہم فخالفوہم فاعفوا اللحی واحفوا الشوارب (اخرج البزار بسند حسن ۳

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرک لوگ اپنی لبیں بڑھاتے ہیں اور ڈاڑھیاں صاف کرتے ہیں تم ان کا خلاف کرو داڑھیاں بڑھاؤ اور لبیں صاف کرو۔''

) ۔عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبھوا بالیھود۔ (اخرجہ الطحاوی فی شرح معانی الاثار ۴

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مونچھوں کو کٹواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ اور یہود کے ساتھ مشابہت مت کرو یعنی وہ اس کا الٹ کرتے ہیں کہ مونچھوں کو بڑھاتے اور ڈاڑھی کٹواتے ہیں۔ ''ڈاڑھی کٹانا کبیرہ گناہ ہے۔''

ڈاڑھی رکھنا واجب ہے:

ان احادیث صحیحہ اور حسنہ سے پتہ چلا کہ داڑھی کٹوانا اور مونچھیں بڑھانا مجوسیوں، مشرکوں اور یہودیوں کی تہذیب ہے اور ہمیں ان کی مخالفت کرنے کا حکم ہے۔ پس جو شخص داڑھی صاف کرتا ہے، اور مونچھیں دراز کرتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ اور اہل اسلام کی مخالفت اور یہود و مجوس اور اہل شرک کے ساتھ موافقت کا مرتکب ہوتا ہے۔ جبکہ داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے۔

جیساکہ احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ کثیرہ اس کے وجوب پر دلالت کرتی ہے۔ امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں:

) ۔فحصل خمس روایات أعفوا وأوفوا وأرخوا وأرجوا ووفروا ومعناہا کلہا ترکہا علی حالہا ہذا ہو الظاہر من الحدیث الذي تقتضیہ ألفاظہ وہو الذي قالہ جماعة من أصحابنا۔ (نووی: ج ا ص ۱۲۹

کہ حدیث کے راویوں سے مختلف الفاظ میں پانچ روایات مروی ہیں جو کہ پانچوں کی پانچوں صیغہ ہائے امر،۔ یعنی اعفوا، اوفوا، ارجوا اور دوافر اد پر مشتمل ہیں اور امر وجوب کے لیے ہوتا ہے بشرطیکہ وہاں کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو۔

اوریہاں کوئی قرینہ صارفہ موجود نہیں) لہٰذا ان پانچوں صیغوں کا معنی یہ ہے کہ داڑھی کو بلا کسی تعرض کے اس کے حال پر چھوڑ دینا واجب ہے اور یہی معنی متبادر اور ظاہر ہے اور حدیث کے الفاظ بھی اس معنی سے مقتضی) ہیں۔

:۔امام ابن دقیق داڑھی کا شرعی حکم بیان کرتے ہوئے یہ تصریح فرماتے ہیں ۲

وقد وردت الاحادیث الکثیرة الصحیحة الصریحة فی الامر باعفاء اللحیة اخرجھا ائمة السنة وغیرھم واصل الامر الوجوب ولا یصرف عنہ الا بدلیل کما ھو مقرر فی علم الاصول۔ (المنھل العذب المورود شرح سنن ابی داؤد: ج ا ص ۱۸۶)،

(والتعلیقات السلفیۃ ج ۲ ص ۲۸۵)

صحاح ستہ وغیرہ میں بہت سی احادیث صحیحہ میں داڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اور علم اصول کے مسلمہ قاعدہ کے مطابق جب کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو تو امر کا صیغہ وجوب کا فائدہ دیتا ہے چونکہ یہاں کوئی قرینہ صارفہ موجود نہیں، لہٰذا اصولی طور پر داڑھی کا بڑھانا واجب ٹھہرا۔''

امام ابن حزمؒ متوفّٰی ۴۵۲ھ ارقام فرماتے ہیں ۳ :۔

(واَما فرض قص الشارب وإعفاء اللحیۃ عن ابن عمر قال رسول اللہ ﷺ خالفوا المشرکین إحفوا الشوارب واعلوا اللحی۔ (المحلی لابن حزم : ج ۲ ص ۲۲۰

''کہ مونچھوں کو ترشوانے اور داڑھ کو بڑھانے کی فرضیت رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے ثابت ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ مشرکین کی مخالف میں مونچھیں ترشواؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔''

الشیخ محمد بن صالح العثیمین داڑھی کے وجوب پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۴ :۔

(ولیس إبقاء اللحیۃ من الامور العادیۃ کما یظنہ بعض الناس وإنما ھو من الامور التعبدیۃ التی اَمرھا بھا رسول اللہ ﷺ والاَصل فی اواَمر النبی ﷺ التعبد والوجوب حتی یَقُومَ الدّلیل علی خلاف ذٰلِک۔ (الضیاع اللامع : ص ۱۲۵، ۱۲۴

''کہ تجدید زدہ اور ترقی گزیدہ لوگوں کا یہ گمان درست نہیں کہ داڑھی رکھنا محض ایک عادت اور رواج تھا۔ کیونکہ یہ سراسر ایک تعبدی امر ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے اور نبی ﷺ کے اوامر تعبد اور وجوب کا حکم رکھتے ہیں بشرطیکہ کوئی مخالف دلیل موجود نہ ہو جو یہاں موجود نہیں لہٰذا داڑھی کا بڑھانا واجب ہے۔''

ان احادیث صحیحہ اور جہاندیدہ محدثین اور علمائے اصول کی تصریحات کے مطابق داڑھی کا رکھنا واجب شرعی ہے اور اس کا ترشوانا مشرکوں، مجوسیوں، یہود و ہنود اور ملکوں تلکوں کا طریقہ ہے جو شریعت کے صریحاً خلاف ہے اور وجوب شرعی کا عملی انکار ہے۔

پس جب داڑھی امور دین سے ایک امر دینی، انبیاء کی سنت، اسلام کا شعار اور شرعاً واجب اور فرض ہے اور ایسے واجب شرعی کے تارک کو فرض نماز اور تراویح کی نماز کا امام مقرر کرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟ اور ایسے شخص کو پیش امام مقرر کرنا شریعت کی صریح مخالفت اور وَمَن یُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الہُدی کی شفاعت کا کھلا ارتکاب ہے : کیونکہ امامت کا منصب جلیل اتنا مقدس، اس قدر حساس اور نازک ہے کہ اسلامی شکل و صورت رکھنے والا متقی اور پابند شریعت صحابی رسول اللہ ﷺ جب قبلہ رخ تھوک بیٹھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو امامت کے منصب رفیع سے معزول کر دیا تھا، جیسا کہ احادیث کی کتابوں میں روایات مروی ہیں۔ پڑھئے اور امامت کے منصب کی اہمیت کا اندازہ لگائیے :

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ اَنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوۡمًا فَبَصَقَ فِی الۡقِبۡلَۃِ وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَنۡظُرُ اِلَیۡہِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ حِینَ فَرَغَ : "لَا یُصَلِّی لَکُمۡ" فَاَرَادَ بَعۡدَ ذٰلِکَ اَنۡ یُصَلِّیَ لَہُمۡ فَمَنَعُوہُ وَاَخۡبَرُوہُ بِقَوۡلِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : "نَعَمۡ اِنَّکَ اذیت اللہ ورسولہ۔ (اخرجہ ابوداؤد وسکت علی والمنذری۔ عون المعبود (ج ا ص ۱۸۱ و نیل الاوطار ج ۳ ص ۱۸۶ باب ما جاء فی امامۃ الفاسق

یعنی ایک شخص نے نماز پڑھاتے ہوئے قبلہ کی طرف تھوک دیا جب کہ نبی کریم ﷺ دیکھ رہے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں یہ شخص دوبارہ نماز نہ پڑھائے۔ چنانچہ جب وہ امام دوبارہ جماعت کرانے کے لیے تیار ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے انکار کرتے ہوئے اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو امامت سے معزول کر دیا ہے، لہٰذا اب آپ ہمارے امام نہیں بن سکتے، تو اس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رابطہ قائم کیا تو آپ ﷺ نے ہاں میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے قبلہ کی جانب تھوک کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔ لہٰذا آپ امامت کے اہل نہین رہے۔

یہ حدیث ابن حبان میں بھی مروی ہے۔ دیکھئے زوائد ابن حبان ص ۲۰۳۔

دوسری حدیث :

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عَمۡرٍو، [ص :44] قَالَ : اَمَرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُصَلِّی لِلنَّاسِ صَلَاۃَ الظُّہۡرِ، فَتَفَلَ فِی الۡقِبۡلَۃِ وَہُوَ یُصَلِّی لِلنَّاسِ، فَلَمَّا کَانَ صَلَاۃُ الۡعَصۡرِ اَرۡسَلَ اِلَی آخَرَ، فَاَشۡفَقَ الرَّجُلُ الۡاَوَّلُ، فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : یَا رَسُولَ اللّٰہِ اُنۡزِلَ فِیَّ؟، قَالَ : «لَا، وَلٰکِنَّکَ تَفَلۡتَ بَیۡنَ یَدَیۡکَ، وَاَنۡتَ تَؤُمُّ النَّاسَ، فَاٰذَیۡتَ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہُ» (رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد یعید، عون المعبود : ج ا ص ۱۸۱

''یعنی ظہر کی نماز پڑھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو مقرر فرمایا تو اس نے نماز پڑھاتے ہوئے اپنے سامنے یعنی قبلہ رخ تھوک دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس کے اس غلط فعل کی وجہ سے عصر کی نماز کے لیے ایک دوسرے آدمی کو حکم دیا۔ جب اس آدمی نے آپ سے اپنی معزولی کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا : تو نے نماز کے دوران قبلہ رو تھوک کر اللہ اور اس کے ملائکہ کو تکلیف دی ہے۔''

ان دونوں احادیث سے ثابت ہوا کہ جب آپ نے اپنے صحابی کو اس غلطی (قبلہ رخ تھوکنا) جو کہ داڑھی ترشوانے اور انگریزی حجامت کے مقابلہ میں بالکل معمولی اور نہ ہونے کے برابر غلطی ہے کی وجہ سے امامت سے ہٹا دیا تھا تو پھر انگریزی بالوں والا اور داڑھی ترشوانے والا حافظ، قاری اور فیشنی مولوی امامت کا اہل کیسے ہوسکتا ہے۔ حق امامت صرف متقی پابند شریعت، افضل اور بہتر آدمی کو ہی پہنچتا ہے۔

تیسری حدیث :

(عن مَرۡثَدٍ الۡغَنَوِیِّ عَنۡہُ- صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ- : «اِنۡ سَرَّکُمۡ اَنۡ تُقۡبَلَ صَلَاتُکُمۡ فَلۡیَؤُمَّکُمۡ خِیَارُکُمۡ، فَاِنَّہُمۡ وَفۡدُکُمۡ فِیمَا بَیۡنَکُمۡ وَبَیۡنَ رَبِّکُمۡ» (اخرجہ الحاکم فی ترجمۃ مرثد الغنوی۔ نیل الاوطار : ج ۳ ص ۱۸۶

''اگر تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہاری نمازیں مقبول ہوں تو پھر تمہارے لیے ضروری ہے کہ تمہارے پیش امام سب سے بہتر اور پابند شریعت ہوں کیونکہ امام نماز تمہارے درمیان اور اللہ کے درمیان سفیر اور نمائندہ ہوتا ہے۔''

چوتھی حدیث :

(عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ اِجعَلُوا اَئمّتکم خِیارَکُمْ فَاِنّھُم وَفْدُکم فِیمَا بَینَکُمْ وَبَینَ رَبّکُم ۔ (رواۃ الدار قطنی وفی اسنادہ سلام بن سلیمان وھو ضعیف کذافی نیل الاوطار ج ۳ ص ۱۸۴

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا امام صلوۃ اپنے میں سے نیک اور اچھے آدمیوں کو بناؤ کیونکہ امام تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تمہاری نمائندگی کرتے ہیں ۔‘‘

اور ظاہر ہے کہ نمائندگی اس کی قبول ہوتی ہے جو شخص قوم اور سلطان دونوں کے معیار پر پورا اترتا ہو۔ جب نمازیوں کا نمائندہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا نافرمان اور سنت رسول اللہ ﷺ کا چور ہوگا تو اس کی نمائندگی کیونکر قبول ہوگی ؟

خلاصہ بحث یہ کہ داڑھی چونکہ امور دینیہ میں سے ایک شعار، تمام پیغمبروں کی سنت دائمہ اورثابتہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری شریعت میں اس کا رکھنا اور بڑھانا واجب شرعی ہے ۔ لہٰذا اس کو منڈانے والا، ترشوانے والا چونکہ واجب شرعی کاتارک ہے ، لہٰذا ایسے فاسق اورنافرمان اور گستاخ رسول اللہ ﷺ کو فرائض اور نوافل (تراویح وغیرہ) امام مقرر کرنا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے واضح احکام وفرامین کی کھلی نافرمانی ہے اور داڑھی کے چوروں کی حوصلہ افزائی بھی ہے جو کہ مزید برآں جرم عظیم ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے اور سنت رسول کی پوری پوری پابندی کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین!

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ]

ج1ص442

محدث فتویٰ